ہر شخص کو قبول کیا جانا اور محبت کیا محسوس کر کے اچھا لگتا ہے یہ جاننا کہ لوگ آپ کو محبت کرتے اور قبول کرتے ہیں ہماری محبت کے لئے اور بہتری کے لئے اچھا ہے۔ مسیحیوں کی اکثر خود کو اتنا زیادہ کمزور اور اپنے گناھوں کو اتنا زیادہ واضح دیکھتے ہیں کہ وہ یہ یقین ہی نہیں کرتے کہ خدا انہیں قبول کرے گا۔ خصوصاً اگر ان کے خاندان اور احباب بھی انہیں قبول نہ کرتے ہوں گویا خدا کی محبت سے متعلق شکوک میں ہمارے ارد گرد کے لوگوں کا بڑا حصہ ہوتا ہے اس مختصر مطالعہ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ ہر مسیحی خدا کے نزدیک راستباز ہے جس سے مراد ہے کہ آسمانی باپ اُسے غیر مشروط پیار کرتا اور قبول کرتا ہے بائبلی طور پر راستبازی مراد خدا کے ساتھ راست ہونا ہے جن کوئی راستباز ہے تو وہ خدا کے نزدیک، معصوم اور بے الزام ہیں، راستباز خدا کے ساتھ راست ہے۔

ایک لفظ دو متفرق استعمال

لفظ راستبازی سے متعلق مسیحیوں میں کافی الجھنیں ہیں کچھ کہتے ہیں کہ ہم اپنے نیک کاموں کی بنا پر راستباز ہیں اور کچھ کہتے ہیں ہم بوسیلہ ایمان راستباز ہیں نیک کاموں کا دخل ہی ہے الجھن کیوں ہے؟ وجہ یہ ہے کہ نئے عہد نامہ لفظ دو مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے ہمیں دونوں مختلف استعمال کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا۔

1. نئے عہد نامہ میں بار ہا یہ لفظ ہمارے نیک رویہ کی طرف اشارہ ہے اسطرح عہد نامہ قدیم میں بھی۔ مثلاً 2 تھمتھیس 2/22 جوانی کی خواہشات سے بھاگ اور راستبازی کا طلب ہو! (اچھے، نیک کام)

2 تھمتھیس 3:16 ہر صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کے لئے فائدہ مند بھی ہے (نیک اور صالح کام)

ططس 3:5۔ ہمیں نجات دی مگر راستبازی کے کاموں سے نہیں بلکہ روح القدس کے اپنانے سے"

درج بالا حوالہ جات و راستی بامدن اور سے مراد ہے "خدا کے نزدیک نیک کام کرنا" خدا چاہتا ہے کہ ہم نیک بسر کریں اس سے اسکی اور اسکے بیٹے یسوع کی تعظیم ہوتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی بہترین حالت میں بھی کامل نہیں ہیں اور خدا کے حضور مقبول محسوس کرنے کے لئے یہ حقیقت کافی ہے۔

2: نئے عہد نامہ میں دوسری طرح سے یہ لفظ یوں استعمال ہوا ہے کہ خدا کے نزدیک ہمارے اس روحانی سطح کو بیان کرے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے قائم ہوتی ہے جو کہ روحانی سچائی ہے اور انسانی نیک کاموں اور رویوں سے مبرا ہے۔ ہر مسیحی خدا کے نزدیک مقبول اس وقت ٹہرتا ہے جب اُسکے گناہ یسوع کی خون سے دھل جاتے ہیں۔ گویا راستبازی خدا کے حضور کھڑے ہونا ہے اور قبول کیا جانا ہے باوجود اپنی گناہ اور کمزوری کے۔ راستبازی کا یہ پہلو یسوع کی موت اور جی اُٹھنے سے پہلے دستیاب نہیں تھا اسلئے اس کا تذکرہ پرانے عہد نامہ، اور اناجیل میں نہیں ہے۔ اس کا ذکر خطوط میں ملتا ہے جو خاص طور پر مسیحیوں کو لکھے گئے تھے۔

راستبازی کی بخشش

یسوع مسیح کے علاوہ کوئی ایسا انسان نہیں جو خدا کے نزدیک راستباز ٹہر سکے۔ کتاب مقدس میں اس بات کی تصدیق موجود ہے۔ رومیوں 3/23 "سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔ ایوحنا 1:8 "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں" چونکہ ہم سب نے گناہ کیا ہے اسلئے کیسے ممکن ہے کہ خدا کے معیار پر پورا اتریں، ہماری زندگیاں گناہ، بدی، کمزوریوں سے اس قدر بھرپور ہیں کہ کلام خدا فرماتا ہے "ہم سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز اور ہماری راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے" یسعیاہ 40:64، اپنے طور پر خدا کے نزدیک ہونے کے لیے اکثر ہم گناہ کرتے ہیں، مگر یسوع مسیح پر ایمان لا کر راستباز ٹہر سکتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ اپنی کوشش سے کوئی بھی اسکے نزدیک راستباز نہیں ہو سکتا اسلئے اپنے رحم اور فضل کے تحت راستبازی بخشش کے طور پر دی۔ رومیوں کے خط میں کہ موت آدم کے وسیلہ سے آئی مگر راستبازی یسوع کی بدولت۔

رومیوں 5:17 "کیونکہ جب ایک شخص کے سبب سے موت نے اس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے"۔

راستبازی کی بخشش کے لیے خدا کی تعریف ہو! یسوع مسیح کی تعریف ہو جس نے ہمارے گناہ کا فدیہ دیا کہ وہ ہمارے خلاف محسوب نہ کیا جائیں گے ہمارے گناہ ہمیں خدا کے نزدیک ناراست ٹھہراتے ہیں۔ اور یسوع نے ہمارے گناھوں کا فدیہ دیا تاکہ ہم خدا کے نزدیک راستباز کے طور پر کھڑے ہو سکیں۔

کلام ہمارے راستبازی کا اعلان کرتا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ ہم اس کے نزدیک راستباز ہیں اسلئے کلام کے واضح بیان موجود ہیں۔

رومیوں 3:2-25

20- کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اسکے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا اسلئے کہ شریعت کے وسیلہ سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے۔

21- یعنی خدا کی وہ راستبازی ظاہر ہوئی جس کی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔

22- یعنی خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان والوں کو حاصل ہوتی ہے۔

23- اسلئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔

24- مگر اس کے فضل کے سبب سے اس مخلصی کے وسیلہ سے جو یسوع مسیح میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔

25- اُسے خدا نے اسکے خون کے باعث ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کرکے طرح دی تھی انکے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے۔ کلام مقدس کا ہر حصہ اسقدر اہم کہ اسکا آیت وار مطالعہ ضروری ہے۔

20ویں آیت: کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہریگا۔ اسلئے کہ شریعت سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے۔

اس آیت میں یہ واضح ہے کہ ہم اپنے نیک کاموں سے خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہر سکتے موسوی شریعت کے تمام احکام بھی نہیں ۔بلکہ اسکے خدا کے احکام اسکے معیار اور ہماری کمزوری عیاں کرتے ہیں۔کلام مقدس میں واضح ہے کہ اگر ہم اپنے نیک کاموں سے راستباز ٹھہر سکتے تو مسیح کے آنے کی ضرورت نہیں تھی، ہر مسیح کا مرنا ورجی اُٹھنا عبث ہے(گلتیوں 2:21)

20ویں آیت ان سچیون کے سلسلے کو بیان کرتی ہے جو خدا کے نزدیک راستباز ہونے سے متعلق فرق خیال رکھتے ہیں ہم ایسے دنیا میں پروان چڑھتے ہیں جہاں مقبول ہونے کے لیے قواعد ضوابط کی پابندی ضروری ہے۔ جو نہیں کی پابندی کرنی پڑتی ہے سکول، خاندان یا دوستوں میں قابل قبول ہونے کے لیے اسکے بنائے قوانین کی پاسداری کرنی پڑتی ہے۔یہ خیال ہمارے اندر رچا بسا ہے کہ مقبول ہونے کے لیے کسی معیار تک پہنچنا ضروری ہے لیکن خدا کے احکام پاک ہیں اسقدر خالص اور درست ہیں اور ہم اپنی ذات میں اسقدر کمزور، جسمانی خواہشات کے تابع، کہ ان احکامات کو بجا نہیں لا پاتے۔ہم ہمیشہ ناکام رہتے ہیں اور ہماری فطرت ہم پر حاوی ہو کر ہمارے اندر یہ احساس پیدا کرتی ہے ہم خدا ہمیں محبت نہیں کر سکتی نہ ہی قبول کر سکتا ہے خدا کا کلام ہمیں واضح بتاتا ہے کہ احکامات کی پیروی ہمیں راستباز نہیں بنا سکتی نہ ہی اسطرح کا کوئی احساس ہمارے اندر پیدا کر سکتی ہے ۔شریعت پر عمل کرنے والا کوئی بھی اُسکے نزدیک راستباز نہ ٹھہرے گا اسلئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہمارے گناہ خدا کے نزدیک ہمیں اسکے معیار سے نہ تو گراتے ہیں اور نہ ہی ناراست بناتے ہیں۔

21ویں آیت: "مگر اب شریعت کے بغیر خدا کی اپنی راستبازی ظاہر ہوئی جس کی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔

خدا کا شکر ہو! کہ ہم خدا کے قوانین اور ضوابط پابندی نہیں کر سکتے اور نہ ہی اسکے نزدیک راستباز ٹھہرنے کے لیے یہ سب ضروری تھے۔شریعت کے بعد یسوع مسیح کی راستبازی ظاہر ہوئی ہے جو کہ انجیل کی خوش خبری کا حصہ ہے۔

موسیٰ کی شریعت بتاتی ہے کہ اگر کوئی کامل طور پر شریعت پر عمل کرے تو راستباز ٹھہر سکتا ہے(استثناہ 625)مسئلہ یہ تھا کہ کوئی بھی ایسا نہیں کر سکا۔ یہودی عہد نامہ قدیم میں اس پر پورا عمل نہ کر سکے۔اور مسیحی ان خدا کے تمام احکامات کی پیروی نہیں کر سکتے۔کیوں؟ کیونکہ رومیوں 8:3 میں درج ہے "جسم کمزور ہے" اور چونکہ ہم اپنے کاموں سے راستباز نہیں ٹھہر سکتے اسلئے خدا کی راستبازی مسیح یسوع کی معرفت دستیاب ہے لیکن ہم اُسے کیسے حاصل کریں؟ 22ویں آیت فرماتی ہے

22ویں آیت: یعنی خدا کی وہ راستبازی جو یسوع پر ایمان لانے سے سب ایمان والوں کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ راستبازی کو بخشش کے طور پر کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔یہ نئے قانون کے تحت ملتی ہے یعنی یسوع مسیح پر ایمان لانا۔ گناہگار کے طور پر جو اس راست خدا سے موت کے سزا کے حق دار ہیں۔ اور گناہ کی مزدوری موت ہے" (رومیوں 6/23) اور اگر ہم سزا کے حقدار ہیں تو پھر راستبازی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ رومیوں 6:23 کا اختتام اس سوال کا جواب ہے "مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے"۔

جب ہم یسوع پر ایمان لاتے ہیں تو خدا کے طرف سے ہمیں بخشش ملتی ہے۔ ہمارے گناہ کا فدیہ ہوتا ہے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے اور خدا کے نزدیک راستباز ٹھہرتے ہیں۔ اور چونکہ ہم باوسیلہ ایمان راستباز ٹھہرتے ہیں، اسلئے ایمان کو سمجھنا ضروری ہے بائبل اعتبار سے ایمان کا ہم معنی لفظ بھروسہ ہے۔ جب ہم یہ بھروسہ رکھتے ہیں کہ یسوع ہمارے گناہوں کی خاطر موا، دفن ہوا اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھا تب ہم نجات پاتے ہیں اور راستبازی بخشش کے طور پر ہمیں ملتی ہے۔"سب آدمی نجات پائیں" اسلئے اُس نے نجات کو آسان بنایا ہے ایک آیت ہمیں واضح بتاتی ہے رومیوں 10:9 اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اسے مردوں میں جلایا تو نجات پائے گا"

یسوع نے جہاں کے گناہوں کا فدیہ دیا لیکن صرف وہی لوگ راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں جو ایمان سے اس فدیہ کو قبول کرتے ہیں کوئی بھی بخشش کو لینے سے انکار کر سکتا ہے لوگ اس مفت بخشش یعنی راستبازی او نجات کو لینے سے انکار کر سکتے ہیں کہ وہ یسوع پر ایمان نہ لائیں، کیونکہ جب کوئی شخص اس بات کا اقرار کرے گا کہ یسوع مسیح زندہ خداوند ہے تب ہی وہ نجات کا تحفہ اور راستبازی کی بخشش حاصل کر سکتا ہے۔

23ویں آیت: کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں۔

یہ مختصر آیت ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ہم سب نے گناہ کیا ہے اور خدا کے معیار سے گر گئے ہیں۔ہم کبھی بھی اتنے نیک نہیں بن سکتے کہ اپنی راستبازی کما سکیں، قطعی نہیں! اسے خدا کی طرف سے بخشش ہی ہونا چاہیے۔

24ویں آیت] اس فضل کے وسیلے سے جو یسوع مسیح میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں"

یہ آیت اہم سچائیوں سے بھرپور ہے پر مسیحی خدا کے نزدیک راستباز ٹھہرا گیا ہے۔ نئے عہد نامہ میں الفاظ "راستباز" اور راستباز ٹھہرایا جانا یونانی کے ایک ہی لفظ سے مشتق ہیں۔ راستباز اور راستباز ٹھہرائے جانا دونوں مربوط نظریات ہیں "راستباز ٹھہرایا جانا" (dikaioo) سے مراد ہے قانونی عمل ہے جو ہمیں "راستباز" (dikaia) ہونے کی طرف لے چلتا ہے ایک شخص راستباز ٹھہرایا جاتا ہے (بے الزام ٹھہرتا ہے) ایک شخص عدالت میں بے الزام ٹھہرایا جاتا ہے مقدمہ چلتا ہے اور بری ہو کر وہ عدالت کے باہر بھی قانون کی نظر بری الذمہ قرار دیا جاتا ہے۔

خدا کی عدالت میں ہمیں وہی ملتا ہے جس کے ہم حقدار ہیں یعنی سزائے موت! جب مقدمہ چلتا ہے تو معلوم پڑتا ہے کہ سزا پہلے ہی بھگتی جا چکی ہے کسی اور نے فدیہ دے دیا ہے تبھی یسوع مسیح نے ہمارے سزا سہی۔ لہذا ہم خدا کی عدالت میں بری قرار دیے جاتے ہیں۔ اور اسکے نزدیک راستباز کھڑے ہوتے ہیں۔ بائبل کے ترجمہ AB ایمپلی فائڈ بائبل کے سب اس بات کو زیادہ واضح کیا گیا ہے۔

"ہم خدا کے نزدیک راستباز ٹھہرائے گئے ہیں تاکہ اس کے حضور راست کھڑے ہو سکیں۔

24ویں آیت یہ بھی بتاتی ہے کہ راستبازی بخشش کے طور پر مفت ملی ہے اتنی شاندار بخشش مفت کیسے ہو سکتی ہے؟ ہمارے لیے یہ مفت ہے کیونکہ کسی اور نے یعنی یسوع مسیح نے اسکی قیمت ادا کی ہے نجات اور راستبازی ہمارے مفت بخشش ہیں کیونکہ یسوع نے انہیں اپنے خون سے خریدا ہے (اعمال 20:28)۔ خدا ہمیں نجات اور راستبازی کی بخشش اپنے فضل کی تحت دیتا ہے فضل ایسا

نظریہ ہے جیسے ہر مسیحی کو سمجھنا ضروری ہے۔ فضل سے مراد وہ طرفداری ہے جس کے حقدار ہم نہیں ایسی چیز جس کے ہم حقدار نہیں ہیں اسلئے مسیحی ہوتے ہوئے ہمیں اس فضل کو اپنی زندگیوں سے آگے بڑھانا ہے ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آکر جو اس کے حقدار نہیں ہیں، کلام مقدس میں ہے کہ مسیحیوں کے دلوں میں فضل ہونا چاہیے اور زبان پر بھی (کلسیوں 4:6 - 3:16) بالکل ویسے ہی جیسے ہم لوگوں کو ساتھ پر فضل الفاظ کے ساتھ پیش آتے ہیں اور ان لوگوں کو تحائف دیتے ہیں جو حقدار نہیں ہے خدا ہمیں اپنا فضل اور نعمتیں دیتا ہے۔

ہم خدا کے فضل کے حقدار نہیں ہیں، اسلئے ایسے فضل کہتے ہیں اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ خدا کے فضل کے حقدار نہیں ہیں تو آپ درست ہیں۔ ہم گناہگار ہیں اور خدا کے دشمن ہیں (رومیوں 5:10) تو بھی یہ سب کچھ اتنی محبت میں رکاوٹ نہیں ہے۔ ہم صرف خدا کے غضب کے حقدار تھے تو بھی خدا نے اپنا فضل ہم پر نچھاور کیا۔ خدا کے فضل کے دہرے اثرات ہیں نجات اور راستبازی اور اسکے ساتھ ہمیشہ کی زندگی۔

24ویں آیات بھی فدیے سے متعلق ہے کہ جب یہ ادا کر دیا جاتا ہے تو سزا وار جو بری کر دیا جاتا ہے۔ یسوع کو قبول کرنے سے پہلے ہم گناہ اور اسکے نتائج کے زیر اثر تھے۔ ور اپنے طور پر آزاد نہیں ہو سکتے تھے۔ اس بندھن سے آزاد ہونے کے لئے ضروری تھا کہ فدیہ دیا جاتا جو کہ یسوع نے دیا۔ اگر 24ویں آیت کا آسان زبان میں ترجمہ کریں تو کچھ یوں پڑھا جائے گا۔

''ہم مسیحی خدا کے ساتھ راست ہوئے ہیں خدا کی مفت بخشش کے ذریعے، باوجود کہ ہم اس کے لائق نہیں یسوع مسیح نے ہمارا فدیہ دیا اور ہمیں گناہ کے اثر اور نتائج سے آزاد کیا۔''

25ویں آیت: خدا نے اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہوں ..... تاکہ وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے۔

خدا راست ہے اور دنیا سے پیار کرتا ہے لیکن وہ گناہ کی سزا نظر انداز نہیں کر سکتا فدیہ دیا جانا ضرور ہے والدین جانتے ہیں کہ اگر انکا بچہ کچھ چرا لے اور اس سے متعلق جھوٹ بھی بولے، باوجود یکہ وہ بچہ انکی خوشی اور شادمانی ہے تو بھی قیمت چکانی پڑتی ہے، کہنے اور سننے میں شاید یہ بہت آسان ہے تو بھی عدل کا راست عدالت ہے اور سزا لازمی امر ہے ایسا ممکن نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے اور خدا اسے بنا سزا دیے جانے دے ایسی صورت میں خدا عادل نہیں ہوگا گناہ کی مزدوری موت ہے (رومیوں 6:23) عدل کا تقاضا موت ہی ہے۔ اور یہ تقاضا یسوع نے پورا کیا۔ خدا نے اپنے فضل میں ہماری موت یسوع کو دی۔ یسوع مسیح ہماری موت کا فدیہ ہے۔

عہد نامہ قدیم میں یہودی قربانی اور کفارہ سے اچھی طرح واقف تھے کیونکہ یہ انکی زندگی کا لازمی جز تھا۔ اگر کوئی اسرائیلی گناہ کرتا تو جانور کی قربانی ادا کرتا۔ اور وہ قربانی گناہ کا کفارہ ہوتی تھی۔ کفارہ بھی ایک ایسا لفظ ہے جیسے ہر مسیحی کو سمجھنا چاہیے۔ یہ لفظ دو چھوٹے الفاظ سے بنا ہے At-One ''ایک - پر'' پرانے عہد نامہ میں قربانی گناہگار اور خدا کو ایک جگہ پر لانے کا کام کرتی تھی یسوع مسیح ہمارا (At- one ment) فدیہ ہے یعنی یسوع کی قربانی ہمارا اور خدا کے ملاپ کرواتی ہے۔ گویا اب ہر مسیحی یسوع کی معرفت خدا کے ساتھ حل گیا ہے At- one یہ ایسی حقیقت ہے جو انسانی محسوسات کے محتاج نہیں کہ آپ خدا کے ساتھ At- one ملاپ میں ہیں۔ یسوع کے کام عظمت یہ ہے کہ ہم خود کو خدا سے دور محسوس کرتے ہوئے بھی دور نہیں ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ (At- one) ملاپ میں ہے اور ہمیں کبھی نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ ہماری راستبازی خدا کے نزدیک گہرے معنی رکھتی ہے۔ نئے عہد نامہ میں ایسی کئی آیات ہیں، جن میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

رومیوں 10:4۔ کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لیے مسیح شریعت کا انجام ہے۔

1کرنتھیوں 1:30۔ لیکن تم اسکی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی۔

2 کرنتھیوں 5:21۔ جو گناہ سے واقف نہ تھا اسکی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں جو راستبازی ہمیں خدا کی طرف سے ملی ہے ہم اس کے لائق نہیں ہیں لیکن ہم اسے سادہ ایمان کے ساتھ، اور شکر گزار دل کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

راستبازی کوئی احساس نہیں ہے

کتاب مقدس چونکہ اعلان کر چکی ہی کہ وہ راستباز ہیں پھر سے بہت سے مسیحیوں کو یہ سچ قبول کرنے میں کیا پریشانی ہے؟ وجہ یہ ہے کہ بہت سے اپنے احساسات کے پیچھے بھاگتے ہیں نہ کلام مقدس کے حقائق کے پیچھے۔ چونکہ ہم سب گناہ کرتے ہیں اسلئے خدا کے نزدیک ناراست محسوس کرنا فطری عمل ہے۔ ہمارے اندر جرم کا شرم کا احساس مناسب ہے کیونکہ یہ ہماری مدد کرے گا کہ ہم نقصان دہ رویہ کو بدل لیں۔ بدقسمتی سے یہی احساس ہمیں اس بات پر بھی قائل کرتا ہے خدا ہمیں رد کر دیگا۔ لیکن ہم خدا گناہ بھی کریں تو بھی ہم خدا کی نظر میں راستباز ہیں صرف اس کام کی بنا پر جو یسوع نے صلیب پر کیا ہمارا احساس جرم حقیقی ہے اسکے ساتھ وہ راستبازی بھی حقیقی ہے جو یسوع کی معرفت خدا سے ملتی ہے کچھ میں حضرات یہ سکھاتے ہیں کہ ہماری راستبازی کی اہمیت یہ ہے کہ ہم خدا کے حضور بنا احساس جرم اور بنا کسی کمزوری کے کھڑے ہوں یا الفاظ دیگر اگر کوئی یہ ایمان رکھے کہ وہ راستباز ہے اسے گناہ اور شرم کا احساس زندگی سے خارج کرنا ہوگا۔ ایسا کہنا واجب نہیں ہے کیونکہ خدا کی راستبازی بخشش ہے یقینا جب ہم نیک اعمال کریں تو ایسا منفی احساس ہماری زندگی میں نہیں ہوگا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ گناہ و خطا کرتے ہیں۔ رومیوں کے خط میں واضح ہے کہ ہم اسلئے راستباز نہیں ہیں کہ ہم نیک کام کرتے ہیں۔ (شریعت پر عمل کرنے والا خدا کے نزدیک راستباز نہیں ہے (رومیوں 8:20) بلکہ ہم بغیر شریعت کے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں (رومیوں 3:21) بلکہ ہم بغیر شریعت کے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں (رومیوں 3:21) ہمارے راستبازی ہمارے اعمال کا پھل نہیں ہے بلکہ اس عمل کا پھل ہے جو یسوع مسیح نے کیا۔

ہمیں جاننا ہوگا کہ ہمارے ''احساسات'' اور خدا داد راستبازی کا کوئی ربط نہیں ہے۔ مسیحی اس وقت بھی راستباز ہیں جب وہ محسوس نہ کر رہے ہوں کہ وہ راستباز ہیں، دوسری طرف اگر ہمارے ضمیر جاہل ہے تو ممکن ہے ہم گناہ کر کے اچھا محسوس کریں، گناہ کر کے احساس جرم کا نہ ہونے کی بنیادی وجہ ایک ہی ہو سکتی ہے کہ یہ گناہ انجانے میں ہوا ہے یا ضمیر ان کا دل گرم لوہے سے داغا گیا ہے (1 تیمتھیس 4:2) بہت سے لوگوں کا یہی سلسلہ ہے اسلئے وہ باقاعدہ گناہ، مجرمانہ حرکات اور غیر انسانی حرکات کرتے رہتے ہیں۔ افسوس کہ بعض مسیحیوں کے بھی زندگی کے کچھ معاملات میں دل داغے ہوئی معلوم ہوئے ہیں۔ جب وہ گناہ کرتے ہیں تو ان کے اندر احساس جرم پیدا نہیں ہوتا لیکن ایسا زندگی کے کچھ ہی معاملات میں ہوتا ہے ایک مسیحی جو نازیبا تصاویر دیکھنے کی لت میں پڑ جاتا ہے جرم کے احساس سے عاری ہوتا ہے جبکہ کوئی چیز چرا لے تو اسکے احساس جرم گھیر لیتا ہے۔ خدا ہمارا فضل اور رحم کا خدا ہے ایسے بہت سے لوگ جن کے ضمیر داغے گئے معلوم ہوتے تھے اب حقیقی توبہ کے ساتھ پھر بحال ہوئے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی راستبازی ہمارے احساسات کی محتاج نہیں ہے۔ کبھی ہم ناراست محسوس کرتے ہیں جبکہ ہم راستباز ہوتے ہیں، لیکن ناراستی کے

کام کریں گے تو ان کا احساس ہمارے اندر رہ جائے گا۔

بدن میں گناہ کی کمزوری کے ساتھ بھی کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز ہو سکتا ہے یہ تعلیم حیران کن اسلئے کہ راستبازی خدا کا عجیب تحفہ ہے اور ایک روحانی حقیقت ہے اس حقیقت میں شاید آپ کے احساسات آپکا ساتھ نہ دیں تو بھی اگر آپ مسیحی ہیں تو آپ راستبازی بھی ہیں۔ کلام مقدس میں ہے مسیحی باوسیلہ ایمان زندگی بسر کرتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے۔

(11 کرنتھیوں 5:7) مراد یہ کہ ہم اپنے احساسات پر نہیں بلکہ خدا کے کلام کی سچائیوں پر بھروسہ کریں۔ اور ان سچائیوں سے متضاد کوئی بھی احساس جھوٹا ہے۔ آدم اور حوا کا واقعہ یاد کریں، حوا کو لگا (محسوس) کہ پھل کھانے سے کچھ نہیں ہوگا جبکہ خدا نے کہا تھا کہ پھل نہ کھانا۔ اور نتیجہ تباہ کن نکلا! ہمیں آدم اور حوا کی زندگی سیکھنا ہوگا کہ اپنے احساسات پر نہیں بلکہ حقیقت پر بھروسہ کریں۔ بیشک ہم یہ بھی محسوس کریں کہ مسیح دوبارہ نہیں آئیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ضرور آئیں گے۔ شاید ہم محسوس کریں کہ دنیا سے بدی کبھی ختم نہیں ہوگی لیکن حقیقت یہ ہے کہ بدی کا خاتمہ ہوگا ہمیں اپنے بارے میں اسی طرح سوچنا ہوگا جس طرح کہ خدا ہمارے بارے میں سوچتا ہے۔

اگر آپ ناراست محسوس کریں تو کلام کی سچائیوں کا مطالعہ کریں، اور خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کی سمجھ کو واضح کرے کہ خدا کے مفت راستبازی کی بخشش کو سمجھ سکیں کہ اپنے آپ کو راستگر دانتے رہیں۔ (11 کرنتھیوں 10:5) آپ اپنے کو بتائیں کہ آپ اپنے احساس پر نہیں بلکہ خدا کے کلام پر بھروسہ کریں گے جسمیں سینکڑوں مرتبہ تحریر ہے کہ "میں راستباز ہوں" با آواز بلند اپنے آپ کو کہیں، خود کو ناراست ٹھہرانے کے خیالات اپنے باطن سے آتے ہیں صرف آپ کے پرانے تجربات کی وجہ سے، مسیح کو قبول کرنے کے بعد اس طرح کے خیالات کو تبدیل کرنے میں تھوڑا وقت لگے گا لیکن یاد رکھیں خدا کے نزدیک ہر بات ممکن ہے۔ ظاہر ہے جب ہم اپنے خود کو ناراست ٹھہرانے والے اور پرسے توبہ کریں تو ہم خود کو راستباز محسوس کریں گے اور خدا کی محبت پر اور بھی زیادہ بھروسہ کرنے کے قابل ہونگے (ایوحنا 3:21) ہمیں یہ انتظار کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں کہ گناہ ہماری زندگی سے ختم ہو جائے گا تو تب ہی خدا کے حضور راستباز ٹھہرنے کی بخشش سے لطف اندوز ہونگے۔ اور مسیح کو قبول کرنے کے بعد، اب بھی اگر آپ اپنے اندر خود کو مجرم سمجھتے ہیں تو ضرور کسی ایسے شخص کے سامنے اپنے دل کا حال بیان کریں جس پر آپ بھروسہ کرتے ہوں، دوسرے مسیحی بھائیوں کی رفاقت میں جائیں جو کلام کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ ایسا کرنے سے آپ کی وہ عادات بھی ختم ہو جائیں گی جو پختہ ہو چکیں تھیں۔

بے شک ہم خدا کے کاملا کے اس معیار سے گر گئے ہیں جو اس نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا تو بھی اس فضل کے وسیلہ سے اس نے یسوع نا کہ صلیب پر ہمارے گناہوں کا فدیہ دے اب، قرض ادا ہو چکا، اس کے خون سے خریدے جا چکے ہیں، اسلئے ہر مسیحی شخص خدا کے نزدیک راستباز ہے۔